نبی کا والد آزر نہیں ہوتا

تحریراز: ڈاکٹر سید بنیاد علی آقائی

آیئے آیئے وقاص صاحب! کی آوازیں اچانک کمرے میں شور سا بن گئیں۔ Sir آپ اس کرسی پر تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ ایک تیس چالیس سال کے درمیان آدمی بولا، وقاص صاحب عرصہ ہوا آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، کیا زیادہ مصروفیات بڑھ چکی ہیں؟

وقاص: ارشاد اختر میں گذشتہ 6ماہ سے تبلیغ کے سلسلے میں امریکہ، کینڈا، اور لندن رہا ہوں۔

ارشاد: کیا حالات ہیں وہاں۔۔۔؟

وقاص: اخلاقی طور پر وہ معاشرہ تباہ ہو چکا ہے۔ لوگ اندھیرے میں بے مقصد زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کیلئے ایک ہی راہ ہے کہ دین اسلام پر آجائیں۔

دانش علی: (ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک انگریزی اخبار کے نائب مدیر بولے) لیکن ہم خود گوروں کو فخر کے ساتھ اپنی ترقی کا ہدف بنائے بیٹھے ہیں۔ جبکہ اسلام کی دنیا میں یہ ساکھ بن گئی ہے کہ یہ جہالت، بددماغی اور جہاد کے نام پر انسانیت کے قتل کا مذہب ہے۔ دیکھیں ہر روز بم دھماکوں اور فرقہ ورانہ فسادات نے معاشیات کیا لوگوں کو نفسیاتی طور پر گھائل کر دیا ہے۔ ہماری اپنی حالت یہ ہے تو باہر والے ہماری کون سی بات کو قابل عمل سمجھیں گے؟

وقاص: یہ دیکھ کر دل افسوس سے ڈوب جاتا ہے۔ ہم اپنے ماضی کو بھول چکے ہیں۔ ہم نے اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیا ہے اور خواہ مخواہ کی بحثوں میں الجھ گئے ہیں۔ میں مانتا ہوں انسان سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں لیکن ہمیں اپنے اعلیٰ مقصد کیلئے ایک سنہری اصول کی پیروی کرنا ہوگی۔ اور وہ یہ ہے کہ فرقہ ورانہ تعصبات سے بالا ہو کر قرآن اور احادیث کی روشنی میں تاریخ کے سچے واقعات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ افسانوں کی دنیا سے باہر نکل کر باہمی اختلافات کو ختم کرنا ہوگا، چنانچہ اس سلسلے میں مجھے چند دن پہلے ایک University Seminar میں خطاب کرنے کے لئے دعوت دی گئی۔ وہاں اسی بات پر میں نے زور دیا کہ

Let Us reconstruct our lives in the light of true Islam, and see our forefathers, the champions of glory in the world, in their human character: and abandon their legends of being celestial in origin.

ہمیں مثبت طور پر سوچنا چاہیئے، نہ کہ منفی پہلوں پر اپنی توانائیاں ضائع کر دیں۔ وہ ایسے کہ حضرت نوحؑ ہمارے انبیاء میں سے ہیں۔ ان کے نافرمان بیٹے سے ہمیں کیا لینا دینا؟ ہمارا دین ابراہیمؑ کا ہی دینِ حق ہے۔ حالانکہ اُن کا باپ آزر بت ساز تھا۔ لیکن ہم ہیں کہ جب تک اپنے رسولؐ کے تمام آباؤاجداد کو موحد بنا نہیں لیتے ہمیں سکون نہیں آتا۔ رسولؐ پاک کو تو خدا نے نبیؐ بنا کر بھیجا، لیکن اُن کے اجداد تو ہماری طرح ہی خطاکار اور غیر معصوم تھے۔ خود ہمارے صحابہ اسلام لانے سے پہلے مشرکین تھے، بلکہ

بعض تو بڑے اٹل دشمن تھے اسلام کے۔ لیکن جب حق کی بات سمجھ آگئی تو دل میں ایمان کے چراغ جل گئے جس سے ساری دنیا کو اُنہوں نے منور کر دیا۔ انسان نے خدا کو ذمہ دار بنایا کہ اپنی کردار سازی خود کرے۔ چنانچہ اگر آزر مشرک تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ بیٹا خدا کا نبی ابراہیمؑ خلیل اللہ نہیں بن سکتا۔ اور نہ ہی اگر باپ نوحؑ ہو تو ان کا بیٹا نافرمان کنعان نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر اتفاق: بہت خوب!

کمشنر مسعود: I am delighted to observe, that your historical vision has shed light on the practical understanding of our religion.

پروفیسر عمران: Undoubtedly, to embark on progress, such healthy habits of mind are required to revive the spirit of nation.

محفل کی سرگرمی کو وقاص صاحب کی گفتگو نے حیرت زدہ سرگوشیوں میں بدل ڈالا۔ اتنے میں ایک اجنبی آواز بولی Excuse: me gentlemen Would you please lend me your ears? انداز کی عمدگی نے تمام محفل کو سنجیدگی میں بدل دیا۔

اجنبی نے پروفیسر وقاص کی طرف اپنی تیز نگاہوں کو گاڑا اور بولا۔۔۔۔۔۔

اجنبی: آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں جو تاریخی اسناد و واقعات کو جان کر عملی زندگی میں صحیح راہ اختیار کرنے کیلئے اُصولِ فکر بنائی ہے میں قطعاً اتفاق کرتا ہوں۔ تاہم آپ کی ہی دی ہوئی مثالوں میں آپ کی گفتگو کا جو مقدمہ ابراہیمؑ کے باپ آزر کی شکل میں سامنے آیا ہے وہ حقیقت میں آپ کے یہی صحیح اُصول کی misapplication سے اخذ ہونے والا غلط نتیجہ ہے۔ اس نتیجے پر صحیح اُصول کی تحقیق کا مقدمہ تعمیر کرنا جلد بازی ہوگی۔

I do considerably approbate your method; but I entertain serious objection for its unsuccessful employment on your part; as the inquiry has been conducted so uncritically by you.

وقاص: میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی واضح بات ہے کہ خواہ مخواہ گہرائیوں میں جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ قرآن میں واضح طور پر لکھا ہے کہ آزر ابراہیمؑ کے "اب" تھے۔ سورہ انعام آیت 75 جب ابراہیمؑ نے اپنے "اب" آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو؟ میں تو تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

اجنبی: لیکن عرب تو چچا کیلئے بھی لفظ "اب" استعمال کرتے ہیں اور ابراہیمؑ کے کئی چچا تھے۔

وقاص: بڑی انوکھی بات ہے۔ آپ نے یہ کیسے کہی؟

اجنبی: توریت: پیدائش (25,24:11)

And Nahor lived nine and twenty years , and begat Te'rah: And Na'hor lived after he begat Te'rah an hundred and Nineteen years, and begat sons and daughters.

یہ ہی تارخ ابراہیمؑ کے باپ تھے۔ نحور کے بیٹے۔

وقاص: کیا قرآن میں چچا کیلئے "اب" کی کوئی اطلاع دی گئی ہے۔ مجھے یہودیوں کی کتاب کو مستند ماننے میں گریز ہے۔

اجنبی: قرآن نے پہلی کتابوں کو جھٹلایا نہیں بلکہ تصدیق کیا ہے۔ ردّو بدل کی جزوی کوشش حقائق کو چھپا نہیں سکتی۔ خیر، قرآن خود چچا اسمٰعیلؑ کیلئے "اب" کا لفظ اہل یعقوب کی زبانی سورہ بقرہ، آیت 134 میں یوں لکھتا ہے۔ "کیا تم موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت کا سامنا ہوا اور انہوں نے اس وقت اپنی اولاد سے کہا تم میرے بعد کس کو معبود سمجھو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم خدائے واحد کو تمہارا اور تمہارے آباء ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کا معبود اور اپنا معبود سمجھیں گے۔ اور اُسی کی ہم فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کرتے ہیں"

وقاص: آپ ماشاءاللہ صاحبِ علم ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ الفاظ کا ادب میں تمثیلی استعمال اظہار میں حُسن پیدا کر دیتا ہے۔ یوں تارخ اور آزرا بھی بھی علیحدہ دو اشخاص نہیں۔ چلو میں نے "اب" کو چچا مان لیا۔ لیکن خود توریت میں ہی تارخ کا ذکر ہے۔ لیکن آزر کا نام تو نہیں۔ اتنا اہم کردار، اور بے نام!؟ بیٹوں کی توریت میں خبر نے بھی کسی کو نامزد نہیں کیا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ مشہور تارخ کا ہی قرآن میں لقب آزر ہے۔ یعقوبؑ والی مثال اپنے حوالہ متن میں بے شک ٹھیک ہے: لیکن ہمیں اپنا مطلب نکالنے کیلئے ایسے حوالوں کا بے جا استحصال نہیں کرنا چاہیئے۔

اجنبی: گویا آپ نے مان کر بھی نہیں مانا۔ حالانکہ دونوں الگ بلکہ متضاد کردار ہیں۔ اچھا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ ابن کثیر کے مطابق ابراہیمؑ کو جب آگ میں پھینکا گیا تو آپ کی عمر 16 سال تھی؟

وقاص: یہ بات میرے بھی علم میں ہے۔

اجنبی: اس موقع پر آزر موجود تھا؟

وقاص: Most Certainly۔ بلکہ تب ہی ہلاک ہو گیا۔ جب آگ ٹھنڈی ہو گئی، مصیبت ٹل چکی تو آزر کہنے لگا میری بدولت یہ کرشمہ ظاہر ہوا۔ یہ کہنا تھا کہ اللہ نے آگ کا انگارہ اُس کے پیر پر داغ دیا اور اُس سے وہ جل کر مر گیا۔

اجنبی: ابراہیمؑ کی عمر 16 سال! آزر مر چکا ہے۔ بات پکی ہو گئی۔ اب آگے چلتے ہیں۔ آپ کی شادی سارہ اپنی Cousin سے ہوتی ہے۔ آپ کے ماننے والوں کی تعداد کے حسد اور خطرے نے دشمن کو قتل پر آمادہ کر دیا۔ آپ نے حیرہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ معارج النبوۃ میں مُلا معین کاشفی نے آپ کی عمر روانگی کے وقت 38 سال درج کی ہے۔ اچھا یہ بتائیں کہ یہاں تارخ جس کا لقب آپ ہی الفاظ کی تمثیل میں آزر بتاتے ہیں، بھی موجود تھا؟

وقاص: میں اپنی تردید کیوں آپ کروں گا۔ ابھی ہم نے اتفاق کیا کہ آزر آگ کے عذابِ الہٰی کا شکار بن گیا۔ اُس کو مرے تو 22 سال بیت چکے تھے۔ بلکہ سورۃ توبہ آیت 114 کے مطابق جب آزر شرک پہ قائم رہا تو آپ نے بے تعلقی اختیار کر لی۔ اللہ مشرک کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ قرآن کی روح سے ابراہیمؑ نے اس کی مغفرت کا دروازہ موت کے ساتھ ہی بند کر دیا۔

اجنبی: تو آپ ہی فیصلہ کریں، کہ جب آزر کی موت کو 22 سال گزر چکے، عراق سے اب جب ہجرت کیلئے تیاری ہے تو پیدائش کے باب نمبر گیارہ اور آیت 13 میں یہ Terah کیا آزر رہی دوبارہ زندہ ہو گیا تھا؟

"And Te'rah took Abram his son, and Lot the son of Ha'ran his son's son, and Sa'rai his daughter in law, his son Abram's wife; and they went forth with them from Ur of the Chald'ees, to go into the land of Canaan; and they came unto Haran dwelt there. And the days of Te'rah were two hundred and five years: and Te'rah died in Ha'ran".(32)

وقاص: آپ کی عمدہ بحث کا یہ حوالہ اگرچہ معقول سہی، لیکن سوائے قرآن کے میرے لئے کسی اور حجت کی گنجائش نہیں رکھتا۔

اجنبی: 86 سال کی عمر میں ابراہیمؑ کے ہاں اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔ پھر حضرت سارہ کو اسحاقؑ کی بشارت ملی۔ اس وقت ابراہیمؑ کی عمر 100 سال تھی۔ کیا اس بات کیلئے آپ کے پاس کوئی حجت لانی پڑے گی (مسکرا کر)؟ حالانکہ حضرت علیؑ کا قول ہے کہ حکمت مومن کا گم شدا خزانہ ہے: اُس کو حاصل کرو، اگرچہ یہ کافر کے سینے میں ہی موجود ہو۔

وقاص: میں منتظر ہوں۔ آپ بات جاری رکھیں۔

اجنبی: تو لیجئے سورۃ ابراہیمؑ: "اِس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا آنے پر اسماعیلؑ و اسحاقؑ عطا کئے اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے"۔(39) "اے ہمارے پالنے والے جس دن حساب ہونے لگے مجھ کو اور میرے والدین اور ایمانداروں کو بخش دے"۔(41)

یہاں حقیقی باپ یا ماں کیلئے لفظ والد یا والدین استعمال ہوا ہے اور دعا میں ابراہیمؑ نے والدین، ماں، باپ، دونوں کو اپنے ساتھ مومنین کی عبادت گزاری میں اکٹھا کر لیا ہے۔ پس وہ آزر جو "اب" تھا نبی کی پیدائش کے سولہویں سال مر گیا تھا۔ لیکن یہ تارخ 'والد' ہے جس کیلئے ابراہیمؑ کعبہ کی تعمیر کرتے وقت 100 سال کی عمر میں بھی مغفرت کی دُعا فرما رہے ہیں۔ آزر جو چچا تھا، وہ "اب" تھا؛ اُس کے لئے دعاؤں کا دروازہ اُس کی موت کے ساتھ ہی بند کر دیا گیا تھا اللہ کی طرف سے۔

وقاص: فدا لگتی کہتا ہوں کہ مجھے "والد" اور "اب" کے اس بنیادی فرق کا بالکل علم نہ تھا۔ پچھلے دنوں میں گراں قدر امریکی پروفیسر ملک فضل الرحمن کی کتاب The Major Themes of the Quran کا بغور مطالعہ کر رہا تھا۔ لیکن اُنہوں نے بھی آزر کو ہی حقیقی باپ کہا ہے۔ لیکن آپ کی اسقدر مدلل تحقیق و بحث نے میرے چودہ طبق روشن کر دیئے ہیں۔ میں آج تک اس غلط فہمی کی بنا پر رسول پاکؐ کی یہ حدیث سمجھنے سے قاصر تھا بلکہ جھٹلاتا تھا کہ "میرا نُور طاہر ارحام اور پاک اصلاب کے ذریعے منتقل ہوتا آیا ہے"۔

اجنبی: یہ میرا فرض تھا کہ حق کی بات سے جہاں تک ہو سکے اصلاح کروں۔ جہاں تک پروفیسر صاحب کا تعلق ہے تو اُن کی تنقید بُہت صحت مندانہ ہے۔ لیکن افسوس کہ اُن کے پاس deliver کرنے کیلئے کچھ نہ تھا۔ کیونکہ وہ آخر تک اپنی بنیادی زنجیروں کو توڑ کر اپنی ہی تنقید کی غار سے باہر نہ آسکے۔

21-04-2018

The Following writings are by the same author available at ARCHIVE.ORG

- The Islamic Philosophy: Avicenna or Ghazali
- The Nature of Islamic Science: The axis of Avicenna and West
- The Miracle, Reason and Islam.
- The Critique of pure Nihilism in Islamic Cosmology
- The Mythology of Islamic State
- The Myth of Marx and Pakistan
- The Ghost of Bolshevism in Pakistan
- The Irony of Authority: Dictator or Demagogue
- The Myth of Afghanistan and British Raaj
- شیعت کی اجتہاداتی تحریف(The Juristic Distortion of Shi'ism)
- پاکستانی شیعہ قوم میں ڈاکٹر علی شریعتی کی آئیڈیالوجی کی ضرورت(Ali Shariati in Pakistan)
- السلام کے تکوینی نظام کی ناجائز تشریح پر تنقید (The Critique of pure Nihilism in Islamic Cosmology)